www.KitaboSunnat.com

محمد خالد سیف

نقوشِ سیرت کا تقاضا

ایک وقت تھا کہ دنیا ظلمت کدہ بنی ہوئی تھی۔ چہار سو اندھیرے پھیلے ہوئے تھے۔ کفر و شرک کے اندھیرے، فسق و فجور کے اندھیرے، الحاد و زندقیت کے اندھیرے، ظلم و استبداد کے اندھیرے۔۔۔ اور گم گشتہ راہ انسانیت ان بھیانک اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہی تھی۔ خالقِ کائنات سے دکھی انسانیت کی یہ مظلومیت دیکھی نہ گئی، اس کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے فاران کی چوٹیوں سے اس آفتابِ جہاں تاب کو طلوع فرمایا جس کی بدولت تمام اندھیرے چھٹ گئے، دنیا بقعۂ نور بن گئی اور سارا عالم جگمگا اٹھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم ؎

وہ دانائے سبل ختم رسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

اس سراجِ منیر کی ضوافشانیوں کے تو کیا کہنے، اس سے کسبِ ضو کرنے والے چاند تارے جہاں جہاں گئے اجالے بکھیرتے گئے اور ان کے نقشِ پا کی شوخی، قدومِ میمنت لزوم کی شہادت دیتی رہی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

لیکن کبھی آپ نے غور فرمایا ہم بھی اسی جلیل القدر، عظیم المرتبت، سرورِ دنیا و دیں، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، جن کے امتی ہونے کا شرف حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاصل تھا، تو کیا وجہ ہے کہ ان کا وجود دنیا کے لیے اجالا تھا لیکن ہم سراپا ظلمت ہیں، انھوں نے سمندروں میں گھوڑے دوڑا دیے تھے، پہاڑوں کے سینوں کو چیر ڈالا تھا، آندھیوں بلکہ طوفانوں کے رخ کو پھیر دیا تھا، بڑے بڑے فرعونوں اور نمرودوں کے گریبانوں کو چاک کر دیا تھا اور دنیا کو امن چین اور سکون کا گہوارہ بنا دیا تھا لیکن ہم ہیں کہ اپنا وجود بھی ہمارے لیے باعثِ ننگ و عار ہے۔ ذلتوں، تباہیوں، بربادیوں اور شکستوں سے کوئی دوسری قوم اس قدر دوچار نہ ہوگی جس طرح ہم ہیں۔ آخر کیوں؟ دو لفظوں میں اس کا جواب صرف یہ ہے کہ انھوں نے قرآنی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کے ہر ہر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقش کو اپنے لیے اوڑھنا بچھونا بنا لیا تھا اور ہمارا عمل اس کے بالکل برعکس ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اگرچہ ہم بھی عشقِ رسول کا دم بھرتے ہیں، لہک لہک کر صلِ علیٰ کے ترانے گاتے ہیں، ربیع الاول میں بڑے وسیع پیمانے پر میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، سیرت کی کتابیں لکھتے، چھاپتے اور پڑھتے ہیں اخبار و رسائل کے سیرت نمبروں کا اہتمام کرتے ہیں اور ہر ہر طریقے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اس خراجِ عقیدت کو پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ہمارے دل لبریز ہیں۔ لیکن کیا کبھی غور کیا کہ اس سے عشقِ رسول کے تقاضے پورے ہو گئے؟ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس لیے دنیا میں مبعوث فرمایا تھا کہ وہ ہم عشاقِ رسالت پناہ سے خراجِ عقیدت وصول فرمائیں یا آپ کی بعثت کا مقصدِ عظیم کچھ اور تھا؟ جی ہاں یقیناً کچھ اور تھا اور وہ محبت کے کھوکھلے نعروں اور عشقِ رسول کے جھوٹے دعووں سے بڑھ کر تھا ـــــ اور وہ یہ تھا کہ ہم آپ کے لائے ہوئے انسانیت کے لیے خدائے بزرگ و برتر کے پیامِ آخریں ـــ قرآن مجید ـــ سے اپنی حیاتِ مستعار کے شب و روز بلکہ لیل و نہار کی ایک ایک ساعت کے لیے رہنمائی حاصل کریں، زندگی کے ہر موڑ اور ایک ایک قدم کے لیے صرف اور صرف اسی مینارۂ نور سے کسبِ ضو کریں اور سیرتِ مقدسہ کے ہر ایک نقش کو اپنے لیے مشعلِ راہ قرار دے لیں۔ مگر قرار دینے ہی پر اکتفا نہ کریں بلکہ بالفعل اس پر عمل پیرا ہو جائیں کیونکہ سیرتِ مقدسہ کا ہر ایک نقش پکار پکار کر ہم سے اتباع و عمل کا تقاضا اور مطالبہ کر رہا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ایک مسلمان کی شان کے شایاں ہی نہیں کہ اپنے خدا اور محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام، فرامین اور ہدایات کے برعکس زندگی بسر کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ۝

"کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر ان کو خود اپنے معاملہ میں کوئی اختیار باقی رہ جائے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ یقیناً گمراہی میں پڑ گیا۔"

دوسرے مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات اور فیصلوں پر سرِ تسلیم خم کر دینے کو ایمان کے لیے معیار اور کسوٹی قرار دیا گیا ہے، ارشاد ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

"پس نہیں، تیرے رب کی قسم وہ ہرگز مومن نہ ہوں گے جب تک کہ (اے رسولؐ) تم کو اس معاملہ میں حکم نہ بنائیں جس میں ان کے درمیان اختلاف ہوا ہو، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس سے اپنے دل میں کوئی تنگی تک محسوس نہ کریں سربسر تسلیم کر لیں۔"

اس آیت مبارکہ سے یہ حقیقت الم نشرح ہو رہی ہے کہ آپؐ کے فرمودات اور فیصلوں پر دل میں ذرا سا انقباض محسوس کرنا بھی ایمان کے تقاضوں کے منافی ہے چہ جائیکہ کھلم کھلا آپؐ کے طریقہ اسوہ سیرت اور ہدایت کی مخالفت کی جائے اور اگر کوئی ڈھٹائی سے مخالفت پر کمر بستہ ہو ہی جائے تو اسے یہ تنبیہ بھی پیش نظر رکھنی چاہیے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

"پس ڈرنا چاہیے ان لوگوں کو جو رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں کہ وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں یا ان پہ دردناک عذاب نازل ہو جائے!"

قرآن حکیم کی یہ آیات جو ہمیں آئینہ دکھا رہی ہیں، ہم مسلمانوں پر فرض ہے اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی، کہ ہم اس آئینہ میں اپنی شکلیں دیکھنے کی کوشش کریں اور پھر غور کریں کہ آیا ہمارا کوئی عمل اللہ اور اس کے رسول کی منشا کے خلاف تو نہیں بلکہ معاف فرمائیں تو جائزہ اس نقطۂ نگاہ سے لینا چاہیے کہ ہمارے اطوار اور اعمال کا کتنے فی صد حصہ اللہ و رسول کے حکم کے مطابق ہے اور پھر انصاف کے ساتھ حسن ظنی و خود فریبی میں مبتلا ہوئے بغیر جائزہ لینا چاہیے کہ ان آیاتِ مذکورہ کی تنبیہات کا ہم مورد تو نہیں بن رہے الغرض اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے یہ از بس ضروری ہے کہ ہم ہر وقت اسوۂ رسول کو پیشِ نظر رکھیں اور تمام کاروبارِ حیات میں خواہ ان کا تعلق عبادات سے ہو یا معاملات سے، معیشت سے ہو یا معاشرت سے، سیرت مقدسہ سے کسبِ ضو کو فرض سمجھیں کہ اس کے بغیر ایمان کی تکمیل ہی نہیں ہو سکتی۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:-

لا يؤمن أحدكم حتّٰى يكون هواه تبعا لما جئت به۔

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش نفس اس چیز کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں"۔

پس سیرتِ مقدسہ کا ایک ایک نقش امتِ محمدیہ کے ہر فرد سے اتباع و عمل کا تقاضا کرتا ہے اور ہر مسلمان کو ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ:

کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار؟ مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟ ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

"ذکرِ مجذوب"

(تذکرہ خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ)

از پروفیسر احمد سعید ایم۔ اے۔

چند آرا

★ حضرت مجذوب میں تو جاذبیت تھی ہی کہ ہر شخص کا دل ان کی طرف کھنچتا تھا۔ ذکرِ مجذوب میں بھی جاذبیت ہے۔
(ظفر احمد عثمانی مرحوم)

★ "ذکرِ مجذوب" میرے لیے ذکرِ محبوب ہے۔ آپ نے مذاقِ سلیم اور تعلق تھانوی کا بہت خوش اسلوبی سے حق ادا کیا ہے"۔
(ڈاکٹر عبدالحی صاحب خلیفہ حضرت تھانوی)

★ زبان نہایت شستہ اور بیان کے تیور خوبصورت ہیں (آغا شورش کاشمیری مرحوم)

مجلد، آفسٹ طباعت۔ قیمت -/-/۱۲ روپے

بزمِ اشرف کے چراغ

(مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ۴۸ خلفاء کا تذکرہ

از پروفیسر احمد سعید ایم۔ اے۔

★ یہ کتاب سن کر بڑی مسرت ہوئی۔ بڑی دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔
(شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب)

★ "بزمِ اشرف کے چراغ" ماشاء اللہ مقبول ہو رہی ہے۔ (مفتی محمد شفیع صاحب)

مجلد، آفسٹ طباعت۔ قیمت -/-/۲۰ روپے

الاشرف مطبوعات، ۳۹۔ عالمگیر روڈ، اسلام پورہ (کرشن نگر) لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ